الشعراء تلامیذ الرحمن

# تحفۂ حسن



## نذر خواجہ

در مطبع اخبار روزانہ مسلم ہیرلڈ بمبئی رونق طبع یافت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جسطرح کہ ہماری تقریر وتحریر سے اوس عالم الغیب کی حمد ارفع ہے اوسی طرح اوس کے رسول برحق نبی امی روحنا فداہ کی ثنا بھی اعلیٰ ہے لھذا ہم ان دونوں حضور مین خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست کہکر خاموش ہوتے ہین اور اوس رسالہ کی مدعا کیطرف رجوع کرتے ہین۔

پھلا روشن ستارہ جو بمبئی کے آسمان علم پر چمکا وہ مرحوم و مغفور منشی محمد ابراہیم صاحب مقبہ تھے جنکی نورانی شعاعین ہنوز قوم پر اپنی روشنی ڈال رہی ہین اور جو یہان کی اسلامی دنیائے اخلاقی و علمی مین اون کے خاندان نے عزت اور شہرت حاصل کی اوسکو تمام زمانہ جانتا ہے۔ اور خدا کے فضل سے ہنوز وھی برکت اوس خاندان مین یوماً فیوماً ترقی پذیر ہے۔

اون کے نبیرہ والا تبار جناب منشی محمد حسن صاحب مقبہ

اونکی روشن یادگار اس وقت موجود ہین اور یہہ تحفہ جو ہم پبلک کیسامنے پیش کرہے ہین اون ہی کا نتیجہ طبیعت ہے۔ ذیعلم۔ فیاض طبع نوجوان نے اس وقت تک بہت کچھہ تصانیف کین۔ منجملہ اون کے صیانت المسلمین اور مفید انام دو رسالہ جو اسلامی پبلک کے لئے اکسیر اعظم ہین شایع ہو چکے ہین اور اُن کی ہزار ہا جلدین محض بخیال نفع قومی مفت تقسیم فرمائین اور اُنکا ترجمہ انگریزی زبانمین بہی عنقریب شایع ہونیوالا ہے۔ تربیت نامہ جسمین اخلاقی اور مذہبی باتون سے بحث کی گئی ہے بہت جلد قوم وملک کے ہاتومین پوہنچنے والا ہے یہ تحفہ المعروف بہ نذر خواجہ جو ہم نے اسوقت پیش کیا ہے ممدوح کی خلوص اور مذہبی عقیدت کی جو حضرت خواجہ سلطان الہند غریب نواز کی حضور مین ہے منور دلیل اور جودت طبع اور استعدادی کی برہان ساطع ہے۔

ہم ناظرین تحفہ کو اہی سے۔ دیوان احسن۔ غزلیات احسن فارسی۔ مضامین احسن اخلاقیہ کا مژدہ دیتے ہین اور

وعدہ کرتے ہین کہ وہ بہت جلد ہمارے مطبع سے شایع ہونگی۔
اور ہم ممدوح کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ اونھون نے نہایت
فیاضی کے ساتھ اوسکا منافعہ بھی ہمین مرحمت فرمایا ہے۔

# تحفۂ احسن

المعروف بہ

# نذر خواجہ

مجھے جام خم الست نے ترا مست ایسا بنا دیا
کہ خمار و کیف بلیٰ ہی مین ترے در پہ سر کو جھکا دیا

جو گلیم تونے کسیکو دی تو کسیکو تاج دلا دیا
جو فقیر تونے کیا کسے تو کسیکو شاہ بنا دیا

کہین شمع و گل سے تو ہی عیان کہین روئے آن عیان نگا مین کیا بیان
کسیکو تونے رلا دیا تو کسیکو تونے ہنسا دیا

ترا شکر مجھسے ہو کیا ادا تونے مجھپہ لطف و کرم کیا
کہ چھڑا کے فکر جہان سے مجھے شیدا اپنا بنا دیا

ترے صنع ابر کرم سے گل ہوئے رنگ و بو مین جدا جدا
ہوئی عقل اہل نظر پہ جو اچمن ایسا تونے کھلا دیا

جو کسیکو تونے تقی کیا تو کسیکو تونے شقی کیا
جو کسیکو تونے غنی کیا تو کسیکو ذہن رسا دیا

شب و روز احسن کمترین ہے ترے ہی یاد و خیال مین

کبھی ایسی کوئی گھڑی نہیں کہ خیال تیرا بُھلا دیا

تری فرقت سے ہوں مضطر معین الدین اجمیری
خبر لی تو مری آ کر معین الدین اجمیری

ترا دم بادبان کشتی دریائی عرفان ہے
تری ذات اُسکا ہے لنگر معین الدین اجمیری

محمد کا پیارا ہے علی کا لاڈلا تو ہے
خدا کا فضل ہے تجھ پر معین الدین اجمیری

ترقی ہند مین اسلام نے تیرے سبب پائی
تو بیشک دین کا ہے یاور معین الدین اجمیری

مزہ گر جبہ سائی کا مجھے آئے تو تب آئے
تری چوکھٹ پہ جب ہو سر معین الدین اجمیری

رجب کا چاند پھر آیا ہوئی تیاریاں پھر بھی
تمہارے عُرس کی گھر گھر معین الدین اجمیری

چڑھاتا ہے تمہارے روضہ پر کس شوق و ارمان سے
کوئی چادر کوئی گاگر معین الدین اجمیری

ازل کے دن سے مین ہون والہ و شیدا تمہارا ہی
دل و جان ہے فدا تمپر معین الدین اجمیری

سُنگھا دے گیسوئے مشکین یہی ہے آرزو میری
مشام جان معطر کر معین الدین اجمیری

کرامت سے تری پیدا ہوا ہے اس زمین مین دُر
نہیں کچھ قافیہ گوہر معین الدین اجمیری

تمہارے بادۂ عرفان کی جسکو مل گئی تلچھٹ
رہا وہ مست تا محشر معین الدین اجمیری

کرشمہ سے ترے چلتا ہے میرا توسن خامہ
یقین اس بحر کے اوپر معین الدین اجمیری

خدا وہ روز دکھلائے کہ روضہ پر ترے پہنچون
برنگ زر دو چشم تر معین الدین اجمیری

تمہارے روضۂ پُر نور پہ ارمان سے چڑھاتا ہے
فلک مہتاب کی چادر معین الدین اجمیری

طفیل مصطفیٰ و مرتضیٰ مقبول کر جلدی
کلام احسنؔ کمتر معین الدین اجمیری

یہی ہے آرزو میری معین الدین اجمیری
گر دیکھوں شکل میں تیری معین الدین اجمیری

زیادہ سب سے دکھلائی میاں عشق و عرفان
تمہیں نے مردمی و سروری معین الدین اجمیری

اسیر حلقۂ زلف مسلسل ہوں تو تیرا ہوں
یہی زنجیر ہے میری معین الدین اجمیری

بہت عاجز ہوں فرقت سے نہیں تاب جدائی ہے
بلا نہیں نکر دیری معین الدین اجمیری

عرق آلودہ تل دکھلا کہ آب و دانہ ہی میرا
نہیں اسکے سوا سیری معین الدین اجمیری

فلک کو رشک آ ڈھ مجھکو گھورے چشم اختر سے
جو دیکھوں زمین میں تیری معین الدین اجمیری

یہی ہے احسنؔ کمتر کی تجھ سے التجا ہر دم
غزل مقبول کر میری معین الدین اجمیری

یا معین الدینؒ ہماری لو خبر
کرتے ہیں فرقت میں زاری لو خبر

آپکی فرقت میں ہوں میں جان بلب
رات کا کٹنا ہے بھاری لو خبر

آپکی فرقت میں یا خواجہ مجھے
ہے ہمیشہ بیقراری لو خبر

تیر فرقت کا تمہارے دلمیں اب
ہو گیا ہے زخم کاری لو خبر

آپکے رنج و غم فرقت میں آہ
عمر گذری میری ساری لو خبر

رنج و غم سے دل پریشان ہے مرا
ہے یہ وقت غمگساری لو خبر

یا معین الدین تمہارے عشق میں
کر رہا ہوں اشکباری لو خبر

خواجہ اجمیر رنج ہجر سے
ہے بری حالت ہماری لو خبر

آپ کی فرقت رلاتی ہے مجھے
اشک آنکھوں سے ہیں جاری لو خبر

خواجہ اجمیر فرقت میں مدام
کر رہا ہوں آہ و زاری لو خبر

رات بھر فرقت میں خواجہ آپ کی
ہے مجھے اختر شماری لو خبر

ہم ہیں بیمار محبت آپ کے
خواجہ صاحب تم ہماری لو خبر

زلف مشکین کا سنگھا دو للّٰہ
ہو غشی اب مجھ پہ طاری لو خبر

خواجہ اجمیر دکھلا دو جمال
گذری حد سے انتظاری لو خبر

احسن خستہ کے لب پر روز و شب
یا معین الدین ہے جاری لو خبر

خواجہ اجمیر سوئے من نگر
از غم ہجرت شدم رنجور تر

عاجزم بے مونسم واماندہ ام
یا معین الدین سوئم کن نظر

من ندانم حال دنیائے دنی
از ہمی عشق تو گشتم بے خبر

یا معین الدین چشتی المدد
من ندارم غیر تو حامی دگر

نام تو سلطان ہند اندر جہان  یا معین الدین گشتہ مشتہر
قلب من از مہر مہر روئے تو  ہست ہمچون مہر تابان جلوہ گر

آمدہ در دست احسن دامنت
از عذاب حشر گشتہ بی خبر

ستم و جور فلک کی ملی اب داد مجھے  للہ الحمد کہ خواجہ نے کیا یاد مجھے
لیچلی تیری طرف اب تو ہوائے اردیت  مدد توں گو کہ فلک نے کیا برباد مجھے
باریابی ترے دربار کی ہے مجھکو نصیب  کیوں نہ پائیں مرے احباب ابھی شاد مجھے
پھولے جامہ سے نہ کیوں اپنے میں باہر ہوجاؤں  صدمۂ فرقت خواجہ ہیں دلا یاد مجھے

جب کہ دیوانۂ خواجہ ہی ہیں احسن ٹھیرا
کس طرح بھائیگا پھر کوئی پریزاد مجھے

## قطعہ تاریخ

چہ تحفہ نمودست تیار احسن  پئے نذر خواجہ ز طبع سخنور
چو من سال جستم ز فرط عقیدت
گفت ہاتف مضطر زہے ارمغان
۱۳۱۲ھ